THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں قرآنی تعبیرات کا اسلوب و منہج:

ابن ہشام اور شبلی نعمانی کی سیرت نگاری کا تقابلی مطالعہ اور جدید ڈیجیٹل دور میں مستند سیرتی ابلاغ کی ضرورت و اہمیت

The Method and Style of Qur'anic Expressions in the Presentation of the Prophetic Biography (Seerah): A Comparative Study of Ibn Hishaam and Shibli Nuʿmani and the Need for Authentic Seerah Communication in the Digital Age.

محمد زمان خان

ریسرچ سکالر پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ

قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈیرہ اسماعیل خان

zamankhan722@gmail.com

پروفیسر ڈاکٹر عبدالوہاب

پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ

قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈیرہ اسماعیل خان

abdulwahab2842@gmail.com

Abstract:

The Qur'an and the Prophetic Seerah constitute an interconnected epistemological and interpretive framework for understanding the life, mission, personality, character, and reformative message of Prophet Muhammad ﷺ. Although the Qur'an is not a conventional chronological biography of the Prophet ﷺ, it presents selected events, experiences, responses, moral qualities, and stages of the Prophetic mission through a distinctive theological, ethical, rhetorical, and educational discourse. Consequently, Qur'anic expressions employed in Sīrah literature cannot be reduced to decorative quotations or merely evidentiary citations. They frequently perform historical, interpretive, theological, ethical, rhetorical, argumentative, and communicative functions.

This study examines the methodology and stylistic functions of Qur'anic expressions in two influential works of Sīrah: ʿAbd al-Malik ibn Hishaam's al-Sīrah al-Nabawiyyah *and Shiblī Nuʿmani's* Seerat al-Nabī. *The study adopts descriptive, analytical, comparative, and critical methodologies. It first investigates the lexical and terminological meanings of Qur'anic expression and situates the relationship between the Qur'an and Sīrah within the broader development of classical and modern Sīrah historiography. It then analyzes the manner in which Qur'anic expressions are incorporated into the narrative structures of Ibn Hishām and Shiblī Nuʿmānī. Particular attention is given to the functions of Qur'anic expressions in establishing historical context, interpreting events, presenting ethical meanings, constructing arguments, responding to objections, and communicating the Prophetic message.*

The study demonstrates that Ibn Hishām's approach is predominantly rooted in the classical transmission-oriented tradition of Sīrah compilation. Qur'anic material is integrated into transmitted narratives and often contributes to the contextualization, explanation, and confirmation of historical reports. Shiblī Nuʿmānī, while remaining deeply connected to the inherited Sīrah tradition, employs Qur'anic evidence within a more analytical, historical, rational, and defensive framework. His treatment is particularly significant in relation to warfare, Prophetic conduct, social reform, ethical questions, and modern

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

intellectual objections. The study further argues that the methodological distinction between the two authors is not a difference in the authority of the Qur'an but a difference in the ***function assigned to Qur'anic expressions within Sīrah discourse****. Ibn Hishām predominantly utilizes Qur'anic material as an integrated component of transmitted historical narration, whereas Shiblī more explicitly employs it as an analytical and argumentative resource.*

Finally, the research applies these findings to contemporary digital Sīrah communication. In an environment characterized by rapid circulation, decontextualized quotations, weak source attribution, algorithmic amplification, and AI-generated religious content, the methodological principles of source authenticity, contextual integrity, textual accuracy, differentiation between revelation and historical narration, transparent citation, and intellectual responsibility become increasingly important. The study proposes a practical framework for authentic digital Sīrah communication based on the synthesis of classical source-consciousness and modern critical analysis.

Keywords: *Qur'anic Expressions, Sīrah, Ibn Hishām, Shiblī Nuʿmānī, Sīrah Methodology, Qur'anic Hermeneutics, Digital Communication, Authenticity, Prophetic Biography, Islamic Historiography.*

موضوع تحقیق کا خلاصہ واہمیت

قرآن مجید اور سیرتِ نبوی ﷺ اسلامی علمی روایت کے دو ایسے بنیادی سرچشمے ہیں جن کا باہمی تعلق محض ماخذ اور تاریخی واقعے کا تعلق نہیں بلکہ وحی، تشریح، عمل، اخلاق اور انسانی رہنمائی کے ایک مربوط نظام کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن مجید رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے تمام واقعات کو مسلسل تاریخی سوانح کے انداز میں بیان نہیں کرتا، تاہم دعوت، ہجرت، غزوات، اخلاق، اہلِ ایمان سے تعلق، مخالفین کے رویوں، اہلِ کتاب سے مکالمے اور اجتماعی زندگی کے متعدد پہلوؤں کو مخصوص قرآنی تعبیرات کے ذریعے واضح کرتا ہے۔ یہی قرآنی تعبیرات سیرتی واقعات کو محض تاریخی معلومات سے بلند کرکے معنوی، اخلاقی اور تربیتی مفہوم عطا کرتی ہیں۔

زیرِ نظر ریسرچ آرٹیکل میں" قرآنی تعبیرات "سے مراد قرآن مجید کے وہ الفاظ، اصطلاحات، تراکیب، اسالیب اور مکمل یا جزوی آیات ہیں جنہیں سیرت نگار رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ، دعوت، کردار اور سیرتی واقعات کی توضیح، تعبیر، استشہاد یا استدلال کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اس تصور کی روشنی میں ابن ہشام اور شبلی نعمانی کی سیرت نگاری کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ ابن ہشام کے ہاں قرآنی تعبیرات کا استعمال کلاسیکی روایت، تاریخی تدوین، لغوی توضیح اور سیرتی سیاق کے ساتھ مربوط دکھائی دیتا ہے، جبکہ شبلی نعمانی کے ہاں یہی قرآنی مواد جدید تاریخی شعور، عقلی استدلال، دفاعِ سیرت، تنقیدی مطالعے اور جدید قاری کے فکری سوالات کے تناظر میں زیادہ تحلیلی صورت اختیار کرتا ہے۔

مقالے کا ایک اہم پہلو جدید ڈیجیٹل دور میں سیرتی ابلاغ کے مسائل کا جائزہ بھی ہے۔ آج قرآن، حدیث اور سیرت کا مواد ویب سائٹس، سوشل میڈیا، ویڈیوز، پوڈکاسٹس، ڈیجیٹل کتب اور مصنوعی ذہانت کے نظاموں کے ذریعے غیر معمولی رفتار سے پھیل رہا ہے۔ اس صورتِ حال میں مسئلہ صرف معلومات کی دستیابی نہیں بلکہ ان کی نسبت، صحت، سیاق، درجہ بندی اور علمی تصدیق (**Source , Verification ,Context , Classification , Analysis , Communication , Citation**) کا بھی ہے۔ اس تناظر میں یہ تحقیقی آرٹیکل پر مبنی ایک جدید ماڈل پیش کرتا ہے، جس کے ذریعے کلاسیکی ماخذی شعور اور جدید تحقیقی تنقید کو ڈیجیٹل سیرتی ابلاغ سے مربوط کیا جاسکتا ہے۔

کلیدی الفاظ : قرآنی تعبیرات، سیرتِ نبوی ﷺ، ابن ہشام، شبلی نعمانی، سیرت نگاری، اسلوب، منہج، روایت، درایت، ڈیجیٹل سیرت، مصنوعی ذہانت، مستند ابلاغ۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

موضوع کا تعارف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری کلام اور انسان کے لیے ہدایت کا بنیادی سرچشمہ ہے۔ اسلامی فکر میں عقیدہ، عبادت، اخلاق معاشرت، عدل، انسانی تعلقات اور اجتماعی زندگی کے بنیادی اصول قرآن مجید ہی سے اخذ ہوتے ہیں۔ تاہم قرآن ان اصولوں کو محض نظری تعلیمات کی صورت میں پیش نہیں کرتا بلکہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ان تعلیمات کے عملی نفاذ اور انسانی زندگی میں ان کی تطبیق کی روشن مثال ہے۔ اسی لیے قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا تعلق اسلامی علمی روایت میں بنیادی اور ناگزیر حیثیت رکھتا ہے۔

قرآن مجید نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو ایک مسلسل تاریخی سوانح کے انداز میں بیان نہیں کیا۔ اس کے بجائے آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلو مختلف مقامات پر بیان ہوئے ہیں۔ کہیں آپ ﷺ کی دعوتی ذمہ داری سامنے آتی ہے، کہیں مخالفین کے اعتراضات کا ذکر ہوتا ہے، کہیں ہجرت اور نصرتِ الٰہی کا تذکرہ ملتا ہے، کہیں غزوات کے ذریعے امت کی تربیت کی جاتی ہے، اور کہیں آپ ﷺ کے اخلاق و کردار کو انسانی زندگی کے لیے نمونہ قرار دیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔[1]

(یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔)

اسی طرح ارشاد ہے:وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ۔[2]

(اور بے شک آپ ﷺ عظیم اخلاق پر فائز ہیں۔)"

ان دونوں قرآنی تعبیرات میں سیرتِ نبوی ﷺ کے دو بنیادی پہلو نمایاں ہوتے ہیں :اسوۂ حسنہ اور خلقِ عظیم۔ پہلی تعبیر رسول اللہ ﷺ کی پوری حیات کو عملی نمونے کے طور پر پیش کرتی ہے، جبکہ دوسری آپ ﷺ کے اخلاقی مقام کو واضح کرتی ہے۔ اس طرح قرآن سیرت کو صرف ماضی کے واقعات کا مجموعہ نہیں رہنے دیتا بلکہ اسے انسانی تربیت، اخلاقی اصلاح اور عملی رہنمائی کا ذریعہ بناتا ہے۔

یہی مقام" قرآنی تعبیرات "کے مطالعے کو اہم بناتا ہے۔ سیرت نگار جب کسی واقعے کو قرآن کی کسی تعبیر کے ذریعے بیان کرتا ہے تو وہ صرف ایک آیت نقل نہیں کرتا بلکہ اس واقعے کو قرآن کے مخصوص معنوی اور فکری نظام سے جوڑ دیتا ہے۔ یوں قرآنی تعبیر سیرتی واقعے کی شناخت، توضیح، معنویت اور ابلاغ میں کردار ادا کرسکتی ہے۔

مثلاً ہجرت کا واقعہ قرآن میں:إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ

اور غار کے موقع پر:لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَاکے ذریعے الٰہی نصرت، اعتماد اور توکل کے مفہوم سے مربوط ہوتا ہے۔

اسی طرح بدر کے واقعے کے سلسلے میں:وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ کے ذریعے واقعے کو نصرتِ الٰہی کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے،

جبکہ حدیبیہ کے بارے میں:إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًاواقعے کی معنویت کو محض ایک معاہدے سے بڑھا کر وسیع تاریخی اور دعوتی کامیابی کے تناظر میں پیش کرتی ہے۔

اس لیے قرآنی تعبیرات کا مطالعہ سیرت نگاری کے اسلوب و منہج کو سمجھنے کے لیے ایک مؤثر علمی زاویہ فراہم کرتا ہے۔

قرآنی تعبیرات کا لغوی معنی ومفہوم

لفظ" تعبیر "عربی مادہ ع ب ر سے مشتق ہے۔ عربی لغت میں اس مادے کے بنیادی مفاہیم میں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف گزرنا، کسی چیز کے ظاہر سے اس کے باطن اور معنی تک پہنچنا اور کسی معنی کو الفاظ کے ذریعے ظاہر کرنا شامل ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

ابن منظور نے مادۂ" عبر "کے تحت ایسے متعدد معانی بیان کیے ہیں جن میں ایک معنی سے دوسرے معنی کی طرف انتقال اور کسی پوشیدہ حقیقت کو الفاظ کے ذریعے واضح کرنا بھی شامل ہے۔[1]

اس لغوی پس منظر کی روشنی میں" تعبیر "کا بنیادی مفہوم یہ قرار پاتا ہے کہ کسی داخلی، مجرد یا پوشیدہ معنی کو ایسے الفاظ میں منتقل کیا جائے جن سے مخاطب اس معنی کو سمجھ سکے۔اس اعتبار سے" قرآنی تعبیر "سے مراد قرآن مجید میں استعمال ہونے والا ایسا لفظ، ترکیب، اصطلاح، اسلوب یا جملہ ہے جو کسی عقیدے، واقعے، کیفیت، اخلاقی قدر، انسانی رویے یا تاریخی صورتِ حال کو ایک مخصوص قرآنی انداز میں بیان کرتا ہے۔

قرآنی تعبیرات کا اصطلاحی معنی و مفہوم

اس تحقیق میں" قرآنی تعبیرات "کا مفہوم صرف مکمل قرآنی آیات تک محدود نہیں۔ اس سے مراد قرآن مجید کے وہ الفاظ اصطلاحات، تراکیب، اسالیب، مکمل آیات یا آیات کے منتخب اجزا ہیں جنہیں سیرت نگار رسول اللہ ﷺ کی حیات، دعوت، کردار، واقعات یا ان کے نتائج کی توضیح اور تعبیر کے لیے استعمال کرتا ہے۔اس تعریف کے تین بنیادی اجزا ہیں:

اول :قرآنی نسبت

تعبیر قرآن مجید کے اصل متن سے ماخوذ ہو یا اس کی واضح قرآنی بنیاد موجود ہو۔

دوم :سیرتی تعلق

اس تعبیر کا تعلق رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ، آپ ﷺ کے کردار، دعوتی جدوجہد یا کسی سیرتی واقعے سے ہو۔

سوم :وظیفاتی کردار

تعبیر محض آرائشی یا رسمی استشہاد نہ ہو بلکہ واقعے کی تفہیم، توضیح، تائید، تعبیر، استدلال یا ابلاغ میں کوئی علمی کردار ادا کرے۔

اس تعریف کی بنیاد پر اس تحقیق کا اصل سوال یہ نہیں کہ کسی سیرت نگار نے کتنی آیات نقل کیں، بلکہ بنیادی سوال یہ ہے کہ

سیرتی بیانیے میں قرآنی تعبیر کیا علمی، معنوی، تفسیری اور ابلاغی کام انجام دیتی ہے؟

یہ سوال قرآنی تعبیرات کے محض شمار سے آگے بڑھ کر ان کے وظیفے اور منہجی کردار کا مطالعہ کرتا ہے۔

سیرت نگاری میں قرآنی تعبیرات کی وظیفاتی درجہ بندی

سیرتی لٹریچر کے مطالعے سے قرآنی تعبیرات کے مختلف وظائف سامنے آتے ہیں۔ ان وظائف کو ایک دوسرے سے بالکل منفصل سمجھنا ضروری نہیں؛ ایک ہی تعبیر بیک وقت ایک سے زیادہ علمی وظائف انجام دے سکتی ہے۔

1۔تاریخی وظیفہ:بعض قرآنی آیات کسی سیرتی واقعے، اس کے مرحلے یا تاریخی پس منظر کی شناخت میں مدد دیتی ہیں۔ اس صورت میں قرآن واقعے کے بنیادی وجود یا اس کے کسی پہلو کی طرف رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

2۔تفسیری وظیفہ:قرآنی تعبیر واقعے کی صرف اطلاع نہیں دیتی بلکہ اس کے معنی اور مفہوم کو بھی واضح کرتی ہے۔ اس طرح سوال" کیا ہوا؟ "کے ساتھ سوال" اس واقعے کا مفہوم کیا تھا؟ "بھی سامنے آتا ہے۔

3۔اعتقادی وظیفہ:بعض تعبیرات سیرتی واقعات کو توحید، رسالت، وحی، آخرت، نصرتِ الٰہی اور امتحانِ ایمان جیسے بنیادی عقائد سے مربوط کرتی ہیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

4۔اخلاقی و تربیتی وظیفہ:أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، خُلُقٍ عَظِيمٍ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ جیسی تعبیرات سیرت کو اخلاقی اور تربیتی نظام سے وابستہ کرتی ہیں۔ اس صورت میں سیرت محض ماضی کا واقعہ نہیں رہتی بلکہ موجودہ انسانی زندگی کے لیے رہنمائی بن جاتی ہے۔

5۔استدلالی وظیفہ:خصوصاً جدید سیرت نگاری میں قرآن کسی تاریخی، اخلاقی یا فکری دعوے کی وضاحت اور دفاع کے لیے استدلالی بنیاد فراہم کرسکتا ہے۔

6۔بلاغی وظیفہ:قرآنی تعبیر مختصر الفاظ میں وسیع معنوی دائرہ پیدا کرسکتی ہے۔ اس کے نتیجے میں سیرتی بیان میں اختصار کے ساتھ گہرائی اور تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

7۔ابلاغی وظیفہ:ڈیجیٹل دور میں قرآنی تعبیر مختصر اور مؤثر سیرتی پیغام کی تشکیل میں مدد دے سکتی ہے، تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ تعبیر کو اصل قرآنی سیاق، صحیح نسبت اور مناسب توضیح کے ساتھ پیش کیا جائے۔

قرآن اور سیرت کا باہمی ربط

قرآن اور سیرت کے تعلق کو محض" قرآن بطور ماخذ اور سیرت بطور تاریخ "کے فارمولے میں محدود نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن سیرت کے مطالعے میں کم از کم تین بنیادی حیثیتیں رکھتا ہے:

1۔اصولی ماخذ

2۔معنوی و ہدایتی مفسر

3۔اخلاقی و تربیتی معیار

رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ قرآن کی تعلیمات کے عملی نفاذ کا سب سے اعلیٰ انسانی نمونہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا:كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ "آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔[2]"

یہ تعبیر قرآن اور سیرت کے تعلق کو انتہائی جامع انداز میں واضح کرتی ہے۔ سیرت کا مطالعہ قرآن سے الگ ہو تو اس کے واقعات کا تاریخی پہلو تو سامنے آسکتا ہے، مگر ان واقعات کی مکمل اخلاقی، تربیتی اور ہدایتی معنویت سمجھنے میں کمی رہ سکتی ہے۔دوسری طرف قرآن کو سیرت کے تاریخی سیاق سے الگ کرکے پڑھنا بھی بہت سے مقامات پر فہم کو محدود کرسکتا ہے۔ چنانچہ دونوں کا باہمی مطالعہ ایک دوسرے کی تفہیم کو زیادہ جامع بناتا ہے۔

کلاسیکی سیرت نگاری کا تاریخی پس منظر

سیرت نگاری کا ابتدائی منبع رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے عینی مشاہدات، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات اور بعد کے علمی حلقوں میں ان روایات کی منتقلی ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ میں صحابہ کرام آپ ﷺ کے اقوال، افعال، غزوات، دعوتی سرگرمیوں، اخلاق اور معاشرتی معاملات کو محفوظ کرتے تھے۔ بعد ازاں تابعین اور تبع تابعین کے دور میں مغازی اور سیرت کے مستقل علمی رجحانات پیدا ہوئے۔عروہ بن زبیر، وہب بن منبہ، ابن شہاب زہری، موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق اس ارتقائی روایت کے اہم نام ہیں۔[3]اس دور میں سیرت نگاری کے ساتھ حدیث، مغازی، انساب اور تاریخ کے علوم کا گہرا تعلق تھا۔ اس لیے سیرت کے مواد میں روایت، اسناد، راویوں کی نسبت، قبائلی پس منظر، جنگی واقعات اور تاریخی ترتیب جیسے عناصر نمایاں رہے۔

محمد بن اسحاق کی سیرت نے بعد کی سیرت نگاری پر گہرا اثر ڈالا۔ اگرچہ ان کی اصل تصنیف اپنی ابتدائی صورت میں محفوظ نہیں رہی، تاہم ابن ہشام اور دیگر مصنفین کے ذریعے اس کے بڑے حصے علمی روایت میں منتقل ہوئے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

ابن ہشام اور کلاسیکی سیرت نگاری

عبد الملک بن ہشام نے ابن اسحاق کے سیرتی مواد کو مرتب، منقح اور منظم کرکے ایک ایسی کتاب پیش کی جو بعد کی سیرت نگاری کے لیے بنیادی ماخذ بن گئی۔ ابن ہشام کا کام محض لفظ بہ لفظ نقل تک محدود نہیں تھا۔ انہوں نے بعض مواد کو حذف کیا، بعض مقامات پر توضیحی اضافہ کیا اور سیرتی روایات کو ایک منظم ادبی و تاریخی ترتیب دی۔[4]ابن ہشام کے منہج میں قرآن سیرتی روایت سے الگ کسی مستقل نظری بحث کے طور پر نہیں بلکہ متعدد مقامات پر واقعے کی معنوی توضیح، تاریخی سیاق یا قرآنی شہادت کے طور پر سامنے آتاہے۔یہاں ایک بنیادی تحقیقی نکتہ یہ ہے کہ ابن ہشام کے ہاں قرآنی تعبیرات کو سمجھتے ہوئے روایت، قرآن اور سیرتی سیاق تینوں کو باہم مربوط کرکے دیکھنا چاہیے۔

جدید سیرت نگاری کا پس منظر

جدید دور میں سیرت نگاری کے سامنے کئی ایسے سوالات آئے جن کی نوعیت کلاسیکی سیرت نگاری کے سوالات سے مختلف تھی۔ ان میں تاریخی تنقید، مستشرقین کے اعتراضات، حدیث و روایت کی حجیت، جنگ و جہاد، مذہبی آزادی، خواتین کے حقوق، ریاست و سیاست، معاشرتی اصلاح، جدید عقلیت، الحاد اور سائنسی ذہن جیسے موضوعات شامل ہیں۔

اس تبدیلی کے نتیجے میں سیرت نگاری میں سوال کا دائرہ بھی وسیع ہوا۔ اب صرف یہ سوال کافی نہیں رہا کہ":واقعہ کیا ہے؟"بلکہ ساتھ یہ سوالات بھی اہم ہوگئے:

واقعے کا تاریخی پس منظر کیا ہے؟

اس کی روایت کتنی معتبر ہے؟

اس کے مختلف مصادر کیا کہتے ہیں؟

واقعے کی اخلاقی اور فکری معنویت کیا ہے؟

جدید قاری اسے کس تناظر میں سمجھے؟

اس پر کیے جانے والے اعتراضات کا علمی جواب کیا ہے؟

اسی تاریخی و فکری ماحول میں شبلی نعمانی کی سیرت نگاری ایک نمایاں جدید منہجی تجربے کے طور پر سامنے آتی ہے۔

شبلی نعمانی اور جدید سیرت نگاری

شبلی نعمانی نے سیرتِ نبوی ﷺ کے مطالعے کو جدید تاریخی شعور، عقلی استدلال، تقابلی مطالعے اور دفاعی علمی منہج کے ساتھ مربوط کیا۔ ان کی وفات کے بعد سید سلیمان ندوی نے سیرت النبی ﷺ کی تکمیل کی۔شبلی کے ہاں سیرتی واقعہ محض نقل کرنے کی چیز نہیں بلکہ اس کے اسباب، پس منظر، نتائج، حکمت اور جدید فکری سوالات سے تعلق کو بھی زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔ان کے ہاں قرآن متعدد علمی وظائف انجام دیتا ہے، مثلاً

تاریخی شہادت؛

فکری دلیل؛

اخلاقی معیار؛

دفاعی استدلال؛

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

سیرتی واقعے کی معنوی توضیح:

جدید قاری سے علمی مکالمے کا ذریعہ۔

یہی پہلو ابن ہشام اور شبلی نعمانی کے درمیان تقابلی مطالعے کو علمی اہمیت دیتا ہے۔

ابن ہشام کے ہاں قرآنی تعبیرات کا اسلوب و منہج

ابن ہشام کی سیرت میں قرآن متعدد اہم سیرتی واقعات کے ساتھ مربوط صورت میں آتا ہے۔ ہجرت، بدر، احد، خندق، حدیبیہ، فتح مکہ، دعوتِ نبوی اور مشرکین و اہلِ کتاب سے متعلق متعدد مقامات اس سلسلے میں قابلِ مطالعہ ہیں۔

1۔دعوتِ نبوی:دعوت کے بیان میں قرآن دعوت کے مقصد، مخالفین کے رویے اور رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری کو واضح کرتا ہے۔ اس طرح تاریخی واقعہ محض ایک زمانی واقعہ نہیں رہتا بلکہ دعوتی اور ہدایتی مفہوم حاصل کرتا ہے۔

2۔ہجرت اور نصرتِ الٰہی:ہجرت کے واقعے میں غار کا واقعہ اور:لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا کی تعبیر انسانی خوف اور اضطراب کو الٰہی معیت، اعتماد اور توکل کے مفہوم سے جوڑتی ہے۔یہاں قرآنی تعبیر واقعے کو ایک ایمانی اور روحانی معنی عطا کرتی ہے۔

3۔بدر اور نصرتِ الٰہی:قرآن فرماتا ہے:وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ اس تعبیر کے ذریعے بدر کا واقعہ محض فوجی تصادم کے بجائے نصرتِ الٰہی، ایمان، آزمائش اور اجتماعی ذمہ داری کے وسیع تناظر میں سامنے آتا ہے۔

4۔احد اور تربیتی تاریخ:غزوۂ احد کے ضمن میں قرآن شکست، آزمائش، اطاعت، صبر، اجتماعی نظم اور انسانی کمزوری جیسے متعدد پہلو سامنے لاتا ہے۔ اس طرح واقعہ صرف جنگی تاریخ نہیں رہتا بلکہ امت کی تربیت اور اجتماعی اصلاح کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

ابن ہشام کے قرآنی منہج کی بنیادی خصوصیات

ابن ہشام کے منہج کا مطالعہ درج ذیل نمایاں خصوصیات کی روشنی میں کیا جاسکتا ہے

1۔روایت میں قرآن کی پیوستگی:قرآنی آیت اکثر سیرتی روایت کے داخلی بہاؤ میں آتی ہے۔ اسے الگ سے نظری بحث کی شکل دینے کے بجائے واقعے کے ساتھ مربوط کیا جاتا ہے۔

2۔تاریخی سیاق کی رعایت:قرآنی تعبیر کو متعلقہ سیرتی واقعے کے تاریخی پس منظر میں رکھا جاتا ہے۔

3۔لغوی توضیح ولفظی تشریح:ابن ہشام کی علمی روایت میں عربی زبان، قبائلی اصطلاحات اور بعض الفاظ کی توضیح بھی اہم حیثیت رکھتی ہے، جس سے سیرتی متن کی تفہیم میں مدد ملتی ہے۔

4۔روایت اور قرآن کا باہمی تعلق:قرآن سیرتی روایت کے لیے معنوی شہادت فراہم کرتا ہے، تاہم دونوں کو ایک ہی ماخذی درجے میں رکھنا درست نہیں۔

5۔فلسفیانہ توسع سے گریز:کلاسیکی سیرت نگاری کے عمومی مزاج کے مطابق ابن ہشام قرآنی تعبیرات کو جدید فلسفیانہ استدلال کے طویل نظام میں تبدیل نہیں کرتے۔چنانچہ ان کے منہج کو مجموعی طور پر روایت محور قرآنی استشہاد اور سیاقی توضیح کے منہج سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

شبلی نعمانی کے ہاں قرآنی تعبیرات کا اسلوب و منہج

شبلی نعمانی کے ہاں قرآنی مواد کا استعمال جدید علمی سوالات کے باعث زیادہ تحلیلی اور استدلالی صورت اختیار کرتا ہے۔ قرآن ان کے ہاں صرف سیرتی روایت کی تائید کے لیے نہیں بلکہ تاریخی واقعے کی تعبیر، فکری وضاحت، دفاعی استدلال اور جدید ذہن سے مکالمے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

1۔غزوات اور قرآنی استشہاد:شبلی کے ہاں غزوات کو صرف جنگی واقعات کی حیثیت سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ ان کے اسباب، سیاسی حالات، اخلاقی حدود اور نتائج کو بھی زیر بحث لایا جاتا ہے۔ قرآنی آیات اس تجزیے کے لیے ایک بنیادی اسلامی معیار فراہم کرتی ہیں۔

2۔جہاد کا قرآنی تصور:جدید سیرت نگاری میں جہاد ایک اہم موضوع بن چکا تھا۔ اس لیے قرآن کی روشنی میں جہاد کے مفہوم، تاریخی حالات، دفاع، ظلم کے مقابلے اور دینی آزادی جیسے پہلوؤں پر گفتگو کی ضرورت پیدا ہوئی۔شبلی کے ہاں اس موضوع کا مطالعہ جدید اعتراضات اور تاریخی حالات کے تناظر میں بھی کیا جاتا ہے۔ یہی چیز ان کے منہج کو محض روایتی بیان سے مختلف بناتی ہے۔

3۔مستشرقین کے اعتراضات اور علمی جواب:شبلی کے عہد میں سیرتِ نبوی ﷺ پر مستشرقانہ تنقید ایک اہم علمی مسئلہ بن چکی تھی۔ اس ماحول میں قرآن اسلامی موقف کی داخلی دلیل اور سیرتی واقعات کی معنوی توضیح کا اہم ذریعہ بنتا ہے۔یہاں ایک علمی احتیاط ضروری ہے قرآن کی کسی تعبیر سے سیرتی واقعے کی اخلاقی یا دینی معنویت واضح ہوسکتی ہے، لیکن اس سے کسی تاریخی روایت کی صحت خود بخود ثابت نہیں ہوجاتی۔ تاریخی صحت کے لیے الگ ماخذی اور حدیثی تحقیق ضروری ہے۔

شبلی نعمانی کے قرآنی منہج کی بنیادی خصوصیات

1۔پس منظر کی تحلیل:واقعے کے تاریخی، سیاسی اور معاشرتی پس منظر کو سامنے لانا۔

2۔تعلیل:واقعے کے اسباب، حکمت اور نتائج کو واضح کرنا۔

3۔دفاع:اسلام اور سیرتِ نبوی ﷺ سے متعلق جدید اعتراضات کا علمی جواب دینا۔

4۔عقلی استدلال:جدید تعلیم یافتہ قاری کے ذہنی سوالات کو سامنے رکھتے ہوئے تاریخی مواد کی توضیح کرنا۔

5۔اخلاقی تعبیر:رسول اللہ ﷺ کے کردار کو اسلامی اخلاقی معیار کے ساتھ واضح کرنا۔

6۔تاریخی تناظر:واقعے کو اس کے سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی ماحول کے ساتھ سمجھنا۔

ابن ہشام اور شبلی نعمانی کے اسلوب ومناہج کا تقابلی مطالعہ

دونوں مصنفین کے ہاں قرآن بنیادی حیثیت رکھتا ہے، لیکن اس کے استعمال کا علمی ماحول، اسلوب اور وظیفہ مختلف ہے۔ان دونوں کے ہاں تقابلی فرق درج ذیل ہیں۔

تقابلی پہلو	ابن ہشام	شبلی نعمانی
بنیادی منہج واسلوب	روایت، تدوین اور ترتیب	تحقیق، تحلیل اور استدلال
علمی ماحول	کلاسیکی اسلامی علمی روایت	جدید تاریخی و فکری ماحول
قرآن کا کردار قرآنی تعبیرات	معنوی شہادت، توضیح اور تائید	توضیح، استدلال، دفاع اور تحلیل
مخاطب	کلاسیکی علمی گہرائی رکھنے والا قاری	جدید علم وفکر والا تعلیم یافتہ قاری

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

تاریخی اسلوب	روایتی و تسلسلی	تنقیدی و تجزیاتی
دفاعی پہلو	نسبتاً محدود	نمایاں اور واضح
عقل و استدلال	ضمنی	کلیدی و زیادہ نمایاں
قرآنی سیاق	سیرتی روایت کے ساتھ مربوط	سیرتی اور فکری تجزیے کے ساتھ مربوط
بنیادی مقصد	سیرتی روایت کی تدوین و حفاظت	تحقیق، تفہیم اور جدید سوالات کا جواب

اس تقابل کا بنیادی نتیجہ یہ ہے کہ دونوں مصنفین کے ہاں قرآن کی مرکزی حیثیت مشترک ہے، تاہم قرآن کے استعمال کے وظیفے میں فرق پایا جاتا ہے۔ابن ہشام کے ہاں قرآن زیادہ تر سیرتی روایت کے اندر معنوی شہادت اور توضیح کا کردار ادا کرتا ہے، جبکہ شبلی کے ہاں یہی قرآنی مواد تاریخی، فکری، تحلیلی اور دفاعی استدلال کا وسیلہ بھی بنتا ہے۔

قرآنی تعبیرات اور سیرتی بیانیے کی تشکیل

سیرتی بیانیہ صرف واقعات کی فہرست نہیں ہوتا۔ کسی واقعے کے لیے استعمال ہونے والی زبان اس واقعے کی معنویت اور فکری سمت متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔مثلاً بدر کو صرف" جنگ "کہا جائے تو ایک خاص تاریخی مفہوم پیدا ہوتا ہے، لیکن جب اسے قرآن کی تعبیر:وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے تو واقعہ نصرت، ایمان، آزمائش اور الٰہی مدد کے وسیع مفہوم سے وابستہ ہوجاتا ہے۔اسی طرح حدیبیہ کو صرف" معاہدہ "کہنا اسے ایک سیاسی واقعے کے طور پر محدود کرسکتا ہے،

جبکہ قرآن کا فَتْحًا مُّبِينًا اس واقعے کی معنویت کو وسیع دعوتی اور تاریخی تناظر فراہم کرتا ہے۔یوں قرآنی تعبیر سیرتی واقعے میں کم از کم تین سطحوں پر اثر انداز ہوتی ہے: 1۔واقعے کی شناخت، 2۔واقعے کی تعبیر،3۔واقعے کی معنویت

یہی تین سطحیں قرآنی تعبیرات کے منہجی مطالعے کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

قرآنی تعبیرات کا اخلاقی اور تربیتی منہج

قرآن مجید نے رسول اللہ ﷺ کی ذات کو اخلاقی نمونے کے طور پر پیش کیا:وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ اور:لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ان تعبیرات کی روشنی میں سیرت کے اخلاقی مطالعے میں عفو، صبر، رحمت، عدل، تواضع، صداقت، امانت، وفاداری، شجاعت، مشاورت، احسان، ہمدردی اور انسانی مساوات جیسے اصول سامنے آتے ہیں۔

اس طرح سیرت کے اخلاقی واقعات محض تاریخی اوصاف نہیں رہتے بلکہ تربیتی اصول بن جاتے ہیں۔ یہی پہلو جدید ڈیجیٹل ابلاغ میں بھی اہم ہے، کیونکہ ایک مختصر اور درست قرآنی تعبیر ایک وسیع اخلاقی تصور کو مختصر انداز میں عام قاری تک منتقل کرسکتی ہے۔

قرآنی تعبیرات اور سیرت کا علمی دفاع

جدید دور میں سیرتِ نبوی ﷺ سے متعلق تاریخی، اخلاقی اور سیاسی سوالات سامنے آئے ہیں۔ ان سوالات کا علمی جواب دیتے ہوئے قرآن بنیادی اسلامی معیار فراہم کرتا ہے، لیکن تحقیقی منہج یہ تقاضا کرتا ہے کہ دفاع جذباتی انداز کے بجائے ماخذی تحقیق پر قائم ہو۔اس سلسلے میں ایک جامع اصول یہ ہوسکتا ہے:» قرآن کی قطعی نص + صحیح حدیث + معتبر تاریخی روایت + اصولی و تنقیدی تحقیق «

ان چار سطحوں کو باہم مربوط کرنا ضروری ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

یہاں یہ فرق بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ قرآنی معنویت اور تاریخی اثبات ایک ہی چیز نہیں۔ کسی تاریخی واقعے کا قرآن سے معنوی تعلق ثابت ہونا اس روایت کے تمام تاریخی جزئیات کے درست ہونے کی خودکار دلیل نہیں بنتا۔

قرآن، حدیث اور تاریخی روایت میں ماخذی امتیاز

سیرتی تحقیق میں کم از کم تین سطحوں کو الگ رکھنا ضروری ہے

پہلی سطح :قرآن:قرآن وحیِ الٰہی اور اسلامی عقیدے کا بنیادی قطعی ماخذ ہے۔

دوسری سطح :حدیث:حدیث رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کی روایت ہے، جس کی صحت کا جائزہ محدثین کے وضع کردہ اصولوں کی روشنی میں لیا جاتا ہے۔

تیسری سطح :تاریخی روایت:سیرت، مغازی اور تاریخ میں منقول روایات کی صحت کا جائزہ سند، متن، راویوں، تاریخی قرائن اور دیگر مصادر کے تقابل سے لیا جاتا ہے۔

ڈیجیٹل دور میں ان تینوں سطحوں کو ایک ہی درجہ دینا علمی غلط فہمی پیدا کرسکتا ہے۔ اسی لیے ہر سیرتی مواد میں یہ واضح ہونا چاہیے کہ کوئی بات قرآن سے ماخوذ ہے، حدیث سے، تاریخی روایت سے یا مصنف کی اپنی تشریح سے۔

جدید ڈیجیٹل دور میں سیرتی ابلاغ کا منظرنامہ

ڈیجیٹل انقلاب نے سیرتِ نبوی ﷺ کے ابلاغ کے امکانات کو غیر معمولی طور پر وسیع کردیا ہے۔ آج ایک طالب علم یا عام قاری ڈیجیٹل کتب، آن لائن قرآن، حدیثی ڈیٹا بیس، ویب سائٹس، سوشل میڈیا، ویڈیو لیکچرز، پوڈکاسٹس، بلاگز اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے سیرتی معلومات حاصل کرسکتا ہے۔یہ صورتِ حال ایک طرف سیرت کے فروغ کا بڑا موقع ہے، لیکن دوسری طرف علمی صحت کے نئے مسائل بھی پیدا کرتی ہے۔

اس سلسلے میں بنیادی اصول یہ ہے:"Information abundance does not necessarily produce authenticity."

یعنی معلومات کی کثرت لازماً ان کی صحت اور مستند ہونے کی ضمانت نہیں۔

ڈیجیٹل دنیا میں اصل مسئلہ معلومات کی کمی سے زیادہ معلومات کی نسبت، صحت، سیاق اور ماخذ کا ہے۔

ڈیجیٹل سیرتی ابلاغ کے بنیادی مسائل

1۔غیر مستند روایت اور نامعلوم سند:بعض اوقات کسی قول یا واقعے کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کردیا جاتا ہے، لیکن اس کا اصل ماخذ معلوم نہیں ہوتا۔

2۔آیت کا سیاق حذف ہونا:کسی آیت کے ایک حصے کو اصل سیاق سے الگ کرکے پیش کیا جاسکتا ہے، جس سے اس کے مفہوم میں تبدیلی پیدا ہونے کا امکان رہتا ہے۔

3۔قرآن اور حدیث میں خلط:بعض ڈیجیٹل مواد میں حدیث کو قرآنی آیت یا قرآنی مفہوم کو حدیثی عبارت سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس طرح ماخذی درجہ بندی متاثر ہوتی ہے۔

4۔تاریخی روایت کو قطعی حقیقت بنانا:ضعیف، مختلف فیہ یا تاریخی طور پر غیر یقینی روایت کو بغیر تحقیق کے" ثابت شدہ واقعہ "کے طور پر پیش کرنا علمی احتیاط کے خلاف ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

5۔سنسنی خیز عنوانات:سوشل میڈیا پر توجہ حاصل کرنے کے لیے بعض اوقات مبالغہ آمیز یا جذباتی عنوانات استعمال کیے جاتے ہیں، جس سے علمی توازن متاثر ہوسکتا ہے۔

6۔صنوعی ذہانت سے پیدا ہونے والی غلطیاں:مصنوعی ذہانت روانی اور بامعنی زبان میں ایسا حوالہ، کتاب، صفحہ یا روایت بھی پیش کرسکتی ہے جو حقیقت میں موجود نہ ہو یا اصل متن سے مطابقت نہ رکھتی ہو۔ اس لیے AI سے تیار کردہ سیرتی مواد کی اصل ماخذ سے دوبارہ تصدیق ضروری ہے۔

ابن ہشام سے ڈیجیٹل دور کے لیے حاصل ہونے والا اصول :ماخذی شعور

ابن ہشام کے منہج سے جدید سیرتی ابلاغ کے لیے ایک اہم اصول ماخذی شعور کا حاصل ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سیرتی دعویٰ کسی قابلِ شناخت روایت یا ماخذ سے مربوط ہو۔ڈیجیٹل سیرتی مواد میں کم از کم درج ذیل معلومات فراہم کی جانی چاہئیں:

قرآنی آیت:درست سورت اور آیت نمبرکاحوالہ

حدیث :کتاب، باب یا حدیث نمبردرست حوالہ جہاں دستیاب ہو

تاریخی روایت :اصل مستند کتاب، جلد اور صفحہ یا معتبر ڈیجیٹل حوالہ

اس طریقے سے قاری صرف معلومات حاصل نہیں کرتا بلکہ اصل ماخذ تک واپس جانے کا راستہ بھی حاصل کرتا ہے۔

شبلی نعمانی سے ڈیجیٹل دور کے لیے حاصل ہونے والا اصول:فکری وتنقیدی شعور

شبلی نعمانی کے منہج سے جدید سیرتی ابلاغ کے لیے دوسرا اہم اصول تحقیق و تنقیدی شعور ہے۔ڈیجیٹل مواد میں صرف حوالہ فراہم کرنا کافی نہیں۔ یہ بھی واضح ہونا چاہیے:

واقعے کا پس منظر کیا ہے؟

روایت کی نوعیت کیا ہے؟

مختلف مصادر میں کیا فرق ہے؟

واقعے کی تاریخی حیثیت کیا ہے؟

قرآنی تعبیر کا اصل سیاق کیا ہے؟

جدید اعتراض کی نوعیت کیا ہے؟

اس اعتراض کا علمی جواب کس بنیاد پر دیا جاسکتا ہے؟

اس طرح سیرتی معلومات محض" خبر "نہیں رہتیں بلکہ تحقیق شدہ علمی معلومات میں تبدیل ہوتی ہیں۔

ابن ہشام اور شبلی کے مناہج سے جدید ڈیجیٹل ماڈل

ابن ہشام کے ماخذی شعور اور شبلی کے تحلیلی و تنقیدی شعور کو یکجا کرتے ہوئے جدید سیرتی ابلاغ کے لیے درج ذیل سات مرحلوں پر مشتمل ماڈل پیش کیا جاسکتا ہے:

مرحلہ اول: ماخذ(Source)روایت، آیت، حدیث یا قول کا اصل ماخذ تلاش کیا جائے۔

مرحلہ دوم : تصدیق(:Verification)متن، نسبت، سند اور دستیاب مصادر کی تصدیق کی جائے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

مرحلہ سوم: سیاق(Context)آیت، حدیث اور تاریخی واقعے کے اصل سیاق و سباق اور تاریخی پس منظر کو دیکھا جائے۔

مرحلہ چہارم: درجہ بندی(Classification)یہ واضح کیا جائے کہ مواد قرآن، حدیث، تاریخی روایت، مفسر یا سیرت نگار کی تشریح میں سے کس نوعیت کا ہے۔

مرحلہ پنجم:تجزیہ(Analysis)متعدد روایات، آرا اور تفسیری امکانات کا علمی جائزہ لیا جائے۔

مرحلہ ششم: ابلاغ(Communication)معلومات کو عام فہم، واضح اور غیر مبہم زبان میں پیش کیا جائے۔

مرحلہ ہفتم حوالہ(:Citation)قاری کو اصل ماخذ تک پہنچنے کا قابلِ عمل راستہ فراہم کیا جائے۔اس ماڈل کو مختصر طور پر یوں پیش کیا جاسکتا ہے Source": Verification , Context , Classification , Analysis , Communication , Citation" یہ ماڈل جدید ڈیجیٹل سیرتی ابلاغ کے لیے ایک قابلِ عمل تحقیقی فریم ورک فراہم کرسکتا ہے۔

مصنوعی ذہانت اور سیرتِ نبوی ﷺ

مصنوعی ذہانت نے مذہبی اور تعلیمی مواد کے ابلاغ کے امکانات میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ اب چند لمحوں میں کسی سیرتی واقعے کا خلاصہ، سوال کا جواب، مضمون یا تعلیمی مواد تیار کیا جاسکتا ہے۔تاہم زبان کی روانی اور علمی صحت دو مختلف چیزیں ہیں۔سیرت جیسے حساس علمی موضوع میں مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ مواد کے لیے کم از کم درج ذیل اصول ضروری ہیں:

1۔اصل ماخذ کی تصدیق؛

2۔آیت کے عربی متن کی درستگی؛

3۔سورت اور آیت نمبر کی تصدیق؛

4۔حدیث کے اصل ماخذ اور نمبر کی جانچ؛

5۔تاریخی روایت کے اصل ماخذ کی تحقیق؛

6۔مختلف فیہ روایات کی واضح نشاندہی؛

7۔غیر یقینی معلومات کو یقینی انداز میں پیش نہ کرنا؛

8۔AI سے تیار کردہ حوالہ جات اور کتابیات کی الگ سے تصدیق۔

اس اصول کو مختصر الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے:.Fluency is not authenticity روانی، صحت کی ضمانت نہیں۔

"قرآنی تعبیراتی ماڈل"ایک نئی تحقیقی تجویز

اس تحقیق کی ایک قابلِ توجہ تجویز یہ ہے کہ جدید ڈیجیٹل سیرتی مواد کے لیے" قرآنی تعبیراتی ماڈل "تشکیل دیا جائے۔اس ماڈل کے بنیادی اجزا یہ ہوں:

1۔اصل قرآنی تعبیر؛

2۔آیت کا قرآنی سیاق؛

3۔متعلقہ سیرتی واقعہ؛

4۔علمی و تفسیری توضیح؛

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

5۔عصرِ حاضر کے لیے محتاط اور مناسب تطبیق۔

مثلاً:قرآنی تعبیر :أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

قرآنی سیاق :رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ

سیرتی مظہر :آپ ﷺ کا عملی کردار

تشریح :اخلاق، صبر، عدل، رحمت اور ذمہ داری

عصرِ حاضر :اخلاقی قیادت، فردی اصلاح اور معاشرتی ذمہ داری

اس ماڈل کا مقصد سیرت کو محض معلوماتی مواد بنانا نہیں بلکہ اسے مستند، سیاقی، تربیتی اور قابلِ فہم ابلاغ میں تبدیل کرنا ہے۔

مستند ڈیجیٹل سیرتی ابلاغ کے بنیادی اصول

مستند ڈیجیٹل سیرتی ابلاغ کے لیے درج ذیل اصول بنیادی اہمیت رکھتے ہیں:

1۔ماخذ معتبر اور قابلِ شناخت ہو۔

2۔آیت اور روایت کو مناسب سیاق کے ساتھ پیش کیا جائے۔

3۔ہر قول اور روایت کی نسبت واضح کی جائے۔

4۔قرآن، حدیث، تاریخ اور مصنف کی تشریح کو الگ الگ شناخت دی جائے۔

5۔مختلف فیہ روایات کو واضح طور پر مختلف فیہ قرار دیا جائے۔

6۔علمی مواد عام قاری کے لیے قابلِ فہم ہو۔

7۔سیرتی واقعات کو صرف لائکس اور ویوز کے لیے سنسنی خیز نہ بنایا جائے۔

8۔آرٹیفیشل انٹیلیجنسے تیار کردہ مواد کی اصل ماخذ سے تصدیق کی جائے۔

9۔مختصر ڈیجیٹل مواد میں بھی بنیادی حوالہ ضرور فراہم کیا جائے۔

10۔قاری کو جہاں ممکن ہو اصل ماخذ تک پہنچنے کا راستہ دیا جائے۔

قدیم وجدید سیرت نگاروں کے افکار کے تقابلی نتائج

اس مطالعے سے درج ذیل بنیادی نتائج سامنے آتے ہیں:

اول :قرآنی تعبیرات سیرت نگاری میں محض تزئینی یا استشہادی عنصر نہیں بلکہ سیرتی بیانیے کی معنوی تشکیل میں مؤثر کردار ادا کرتی ہیں۔

دوم :ابن ہشام کے ہاں قرآنی تعبیرات سیرتی روایت کے اندر تاریخی، معنوی اور توضیحی کردار ادا کرتی ہیں۔

سوم :ابن ہشام کے منہج میں قرآن اور سیرتی روایت کا تعلق بنیادی طور پر روایت محور ہے، جس میں تاریخی تسلسل اور ماخذی روایت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

چہارم :شبلی نعمانی نے قرآن کو تاریخی و روایتی مواد کے ساتھ ساتھ تحلیلی، فکری اور دفاعی استدلال کے طور پر بھی استعمال کیا۔

پنجم :شبلی کے منہج میں جدید قاری، جدید تاریخی شعور اور معاصر فکری اعتراضات کا احساس زیادہ نمایاں ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

ششم :دونوں مصنفین کے ہاں قرآن کی مرکزی حیثیت مشترک ہے، لیکن اس کے استعمال کے وظیفے، اسلوب اور علمی ماحول میں فرق ہے۔

ہفتم :قرآنی تعبیر سیرتی واقعے کو محض ماضی کے واقعے سے بڑھا کر اخلاقی، تربیتی اور معنوی نمونے میں تبدیل کرسکتی ہے۔

ہشتم :جدید ڈیجیٹل دور میں مسئلہ صرف سیرتی معلومات کی کمی نہیں بلکہ نسبت، صحت، سیاق، ماخذ اور درجہ بندی کا ہے۔

نہم :ابن ہشام کا ماخذی شعور اور شبلی کا تحقیقی و تنقیدی شعور مل کر جدید سیرتی ابلاغ کے لیے ایک مفید علمی ماڈل فراہم کرسکتے ہیں۔

دہم :مصنوعی ذہانت کے ذریعے سیرتی مواد تیار کرتے وقت اصل آخذ کی تصدیق اس کے متن اور مواد کی تصدیق اور حوالہ جات کی درستگی و تحقیق Source Verification، Contextual Accuracy اور Citation Verification کو بنیادی تحقیقی شرائط میں شامل کرنا ضروری ہے۔

کلاسیکل وجدید سیرت نگاری کے تقابل کا حاصلِ بحث

اس تحقیق کا بنیادی فکری نتیجہ یہ ہے کہ سیرت نگاری کو صرف" واقعات کی تاریخ "سمجھنا اس کے علمی مزاج کو محدود کردیتا ہے۔ سیرتی بیانیہ دراصل روایت، متن، سیاق، تعبیر، تجزیہ اور مقصد کے باہمی تعامل سے تشکیل پاتا ہے۔قرآنی تعبیر اس عمل میں ایک اہم Interpretive Device کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ کسی تاریخی واقعے کو ایک مخصوص قرآنی معنوی نظام سے مربوط کرتی ہے اور اس کے ذریعے واقعے کے اخلاقی، ایمانی، دعوتی یا تربیتی پہلو نمایاں ہوسکتے ہیں۔ابن ہشام کے ہاں یہ تعامل زیادہ تر کلاسیکی روایت کے اندر رہتے ہوئے سامنے آتا ہے، جبکہ شبلی نعمانی کے ہاں جدید تاریخی شعور اور فکری سوالات کے باعث یہی عمل زیادہ تحلیلی اور استدلالی شکل اختیار کرتا ہے۔

اس لیے دونوں مناہج میں سے کسی ایک کو دوسرے کا متبادل سمجھنا مناسب نہیں۔ جدید سیرتی تحقیق کے لیے زیادہ مفید صورت یہ ہے کہ دونوں کے مضبوط پہلوؤں سے استفادہ کیا جائے :ابن ہشام سے ماخذی شعور، اور شبلی نعمانی سے تنقیدی و تحلیلی شعور۔یہ امتزاج جدید سیرت نگاری کو ایک ایسے منہج کی طرف لے جاسکتا ہے جس میں روایت کی اصالت بھی محفوظ ہو اور جدید علمی سوالات کا جواب دینے کی صلاحیت بھی موجود ہو۔

جدید ڈیجیٹل دور میں تحقیق کی معنویت

ڈیجیٹل دنیا نے" سیرت کے قاری "کی نوعیت بھی تبدیل کردی ہے۔ کلاسیکی دور کا قاری کتاب پڑھتا، حاشیہ دیکھتا، استاد سے سوال کرتا اور مختلف مصادر کا تقابل کرتا تھا۔ جدید قاری اکثر سرچ انجن، سوشل میڈیا، مختصر ویڈیو، پوڈکاسٹ یا (AI chatbot)کے ذریعے معلومات حاصل کرتا ہے۔

اس تبدیلی نے سیرتی ابلاغ کے لیے تین بنیادی تقاضے پیدا کیے ہیں:

1۔علمی صحت:مواد معتبر ماخذ سے اخذ کیا جائے۔

2۔قابلِ رسائی ابلاغ:علمی مواد جدید ڈیجیٹل ذرائع سے عام قاری تک پہنچ سکے۔

3۔اختصار کے ساتھ سیاق:مواد مختصر ہو، لیکن اختصار کے نتیجے میں اصل مفہوم، نسبت یا سیاق ضائع نہ ہو۔یہ تینوں عناصر جدید ڈیجیٹل سیرہ لٹریسی کی بنیاد قرار دیے جاسکتے ہیں۔

سفارشات

1۔تعلیمی اداروں،کالجزاورجامعات میں" ڈیجیٹل سیرت اسٹڈیز"کے عنوان سے باقاعدہ تحقیقی مطالعات ،کانفرنسزاورکورسزشروع کیے جائیں۔

2۔کلاسیکی کتبِ سیرت کے مستند، سرچ ایبل اور حوالہ جاتی ڈیجیٹل ایڈیشن تیار کیے جائیں۔

3۔قرآنی آیات، احادیث اور سیرتی روایات کے باہمی تعلق کو واضح کرنے کے لیے علمی سورس لنکنگ سسٹمز تشکیل دیے جائیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

4۔ڈیجیٹل سیرتی مواد میں بنیادی ماخذ کا حوالہ لازمی قرار دیا جائے۔

5۔ مصنوعی ذہانت کے ذریعے اسلامی مواد کی تیاری کے لیے سورس ویریفیکیشن پروٹوکولز اصول وضوابط وضع کیے جائیں۔

6۔قرآن، حدیث، سیرت اور تاریخ کے ڈیٹا کے لیے الگ الگ علمی درجہ بندی اور میٹا ڈیٹا کے معیارات تیار کیے جائیں۔

7۔سوشل میڈیا پر نشر ہونے والے سیرتی مواد میں کم از کم مختصر اصل ماخذ ضرور درج کیا جائے۔

8۔مختلف فیہ روایات کے لیے" مختلف فیہ روایت"،" تحقیقی اختلاف "یا" مزید تحقیق درکار "جیسی واضح علمی اصطلاحات استعمال کی جائیں۔

9۔سیرتی مواد تیار کرنے والے افراد کے لیے سورس لٹریسی(Source Literacy)کی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔

10۔ علوم القرآن، حدیث، سیرت، تاریخ، اسلامیات اور ڈیجیٹل میڈیا کے ماہرین کے درمیان بین العلومی(Interdisciplinary) تحقیق کو فروغ دیا جائے۔

11۔مختصر ڈیجیٹل مواد میں قرآنی آیات کو سیاق سے کاٹ کر پیش کرنے سے گریز کیا جائے۔

12۔ مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ حوالہ جات اور کتابیات کو اصل کتاب یا مستند ڈیجیٹل ایڈیشن سے تصدیق کیے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

حاصل تحقیق

سیرتِ نبوی ﷺ قرآن مجید کی عملی تفسیر اور اسلامی علمی روایت کا ایسا بنیادی سرمایہ ہے جس میں تاریخ، ہدایت، اخلاق، دعوت، معاشرت، اجتماعی نظم، انسانی کردار اور روحانی تربیت کے متعدد پہلو یکجا ہوگئے ہیں۔ قرآن مجید نے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کو جن تعبیرات کے ذریعے بیان کیا، وہ سیرت نگاری کے لیے صرف تاریخی شہادت نہیں بلکہ معنوی، اخلاقی اور تربیتی رہنمائی بھی فراہم کرتی ہیں۔

ابن ہشام اور شبلی نعمانی کے تقابلی مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ قرآنی تعبیرات دونوں کے ہاں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں، تاہم ان کے استعمال کے مناہج مختلف ہیں۔ ابن ہشام کا منہج کلاسیکی روایت، تدوین، تاریخی تسلسل اور ماخذی روایت کے ساتھ مربوط ہے۔ ان کے ہاں قرآن سیرتی روایت کے اندر واقعے کی توضیح، معنوی تشکیل اور بعض مقامات پر قرآنی شہادت کا کردار ادا کرتا ہے۔

اس کے برعکس شبلی نعمانی جدید تاریخی شعور، عقلی استدلال، دفاعی منہج اور فکری سوالات کے تناظر میں قرآنی تعبیرات کو زیادہ تحلیلی انداز میں بروئے کار لاتے ہیں۔ ان کے ہاں قرآن سیرتی واقعے کی تعبیر کے ساتھ ساتھ جدید اعتراضات کے جواب، اخلاقی توضیح اور اسلامی موقف کی فکری تشریح کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔اس تقابل سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کے درمیان بنیادی فرق قرآن کی اہمیت یا حجیت میں نہیں بلکہ قرآنی تعبیر کے وظیفے، استعمال کے منہج اور علمی ماحول میں ہے۔عصرِ حاضر میں اس نتیجے کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ڈیجیٹل دنیا نے سیرت کا مواد پہلے سے کہیں زیادہ عام کردیا ہے، لیکن اسی کے ساتھ غیر مستند روایات، غلط نسبتیں، سیاق سے کٹی ہوئی آیات، غیر مصدقہ حوالہ جات اور مصنوعی ذہانت سے پیدا ہونے والی معلوماتی غلطیوں کے امکانات بھی بڑھ گئے ہیں۔اس لیے مستقبل کا مستند سیرتی ابلاغ صرف" زیادہ مواد "کا نام نہیں بلکہ:

مستند ماخذ ، درست نسبت ، قرآنی سیاق ، حدیثی تحقیق، تاریخی تنقید، جدید ابلاغ کے باہمی امتزاج کا نام ہے۔

اس تحقیق کا جامع علمی فارمولا یوں پیش کیا جاسکتا ہے:قرآن سے معنویت، حدیث سے توضیح، مستند سیرت سے تاریخی اصالت، ابن ہشام سے ماخذی شعور، شبلی سے تحقیقی و تنقیدی شعور، اور جدید ڈیجیٹل ذرائع سے مؤثر ابلاغ۔یہی امتزاج سیرتِ نبوی ﷺ کو جدید دنیا تک منتقل کرتے ہوئے اس کی علمی اصالت، تاریخی ذمہ داری اور تربیتی معنویت کو محفوظ رکھنے میں معاون ہوسکتا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

حوالہ جات

1۔القرآن الکریم سورۃ الأحزاب 21:33

2۔القرآن الکریم سورۃ القلم 68 :4

3۔محمد بن مکرم ابن منظور، لسان العرب، مادہ" عبر"بیروت :دار صادر،1414 ھ ج4ص529

4۔مسلم بن حجاج، الصحیح، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب جامع صلاۃ اللیل ومن نام عنہ أو مرض۔ح746

5۔محمد بن اسحاق، السیرۃ النبویۃ؛ نیز عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، تحقیق مصطفیٰ السقا، ابراہیم الابیاری، اور عبد الحفیظ شلبی ج2 قاہرہ :مصطفیٰ البابی الحلبی، 1955ء

6۔ عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، تحقیق مصطفیٰ السقا، ابراہیم الابیاری، اور عبد الحفیظ شلبی، 2 جلدیں) قاہرہ :مصطفیٰ البابی الحلبی،1955 ءج1ص312

7۔محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، تحقیق محمد عبد القادر عطا، 8 جلدص656) بیروت :دار الکتب العلمیۃ،1990 ء(۔

8 ۔محمد بن عمر الواقدی، المغازی، تحقیق مارسدن جونز، 3 جلدص356) بیروت :عالم الکتب،1984 ء(۔

9۔اسماعیل بن عمر ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ) بیروت :دار الفکر،1986 ءص773

10۔محمد بن عبد الباقی الزرقانی، شرح المواھب اللدنیۃ) بیروت :دار الکتب العلمیۃ، مختلف اشاعتیں(۔

11۔محمد عبد العظیم زرقانی، مناہل العرفان فی علوم القرآن) بیروت :دار الکتاب العربی،1995 ء(۔

12 ۔محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد) بیروت :مؤسسۃ الرسالۃ،1998 ء(۔

13۔محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح) بیروت :دار طوق النجاۃ،1422 ھ(۔

14 ۔شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، (تکمیل و ترتیب سید سلیمان ندوی ج2ص288) اعظم گڑھ :دار المصنفین شبلی اکیڈمی، 1980

15۔محمد فاروق خوکر اور محمد نواز،" شبلی نعمانی کی سیرت النبی ﷺ غزواتِ رسول کا منہج،القمر(Al Qamar)شمارہ274–255 :(2021) 1

16۔احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ) مدینہ منورہ :مجمع الملک فہد،1995 ءص646

کتابیات وحواشی

ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم۔ مجموع الفتاویٰ۔ مدینہ منورہ :مجمع الملک فہد،1995 ء۔

ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ بیروت :دار المعرفۃ، مختلف اشاعتیں۔

ابن سعد، محمد بن سعد۔ الطبقات الکبریٰ۔ تحقیق محمد عبد القادر عطا۔ 8 جلدیں۔ بیروت :دار الکتب العلمیۃ،1990 ء۔

ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر۔ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد۔ بیروت :مؤسسۃ الرسالۃ،1998 ء۔

ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔ البدایۃ والنہایۃ۔ بیروت :دار الفکر،1986 ء۔

ابن منظور، محمد بن مکرم۔ لسان العرب۔ بیروت :دار صادر،1414 ھ۔

ابن ہشام، عبد الملک بن ہشام۔ السیرۃ النبویۃ۔ تحقیق مصطفیٰ السقا، ابراہیم الابیاری، اور عبد الحفیظ شلبی۔ 2 جلدیں۔ قاہرہ :مصطفیٰ البابی الحلبی،1955 ء۔

البخاری، محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح۔ بیروت :دار طوق النجاۃ،1422 ھ۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.1 2026

الزرقانی، محمد بن عبد الباقی۔ شرح المواهب اللدنیۃ۔ بیروت :دار الکتب العلمیۃ، مختلف اشاعتیں۔

الزرقانی، محمد عبد العظیم۔ مناہل العرفان فی علوم القرآن۔ بیروت :دار الکتاب العربی،1995 ء۔

الشبلي النعمانی، محمد۔ سیرت النبی ﷺ۔ تکمیل و ترتیب سید سلیمان ندوی۔ اعظم گڑھ :دار المصنفین شبلی اکیڈمی، مختلف اشاعتیں۔

مسلم بن حجاج۔ الصحیح۔ بیروت :دار إحیاء التراث العربی، د.ت۔

الواقدی، محمد بن عمر۔ المغازی۔ تحقیق مارسدن جونز۔ 3 جلدیں۔ بیروت :عالم الکتب،1984 ء۔

خوکر، محمد فاروق، اور محمد نواز۔" شبلی نعمانی کی سیرت النبی:ﷺ غزواتِ رسول کا منہج۔Al-Qamar 4 "، شمارہ274–255 :(2021) 1 ۔